

۴۔ شرح : ہم خاموش ہیں تو یہ سبب نہیں کہ کسی سے ڈرتے ہیں یا اپنا کٹ

جانے کا خوف ہے، ہرگز نہیں۔ ہمارے دل میں کوئی چیز ہے ہی نہیں، ورنہ ہم دھن کے ایسے پکے اور سر پھرے ہیں کہ جان بھی چلی جائے تو سچ کہہ دینے میں کبھی تامل نہ کریں گے۔

۵۔ شرح : میں اپنے محبوب کو، جسے ساری دنیا بت کافر کہتی ہے، پوچھا

ہرگز نہ چھوڑوں گا، برابر اس کی پرستش میں میں مصروف رہوں گا۔ اگر دنیا اس پر مجھے کافر قرار دینے میں بھی تامل نہ کرے تو کچھ پروا نہیں۔ میری پرستش کا سلسلہ بدستور قائم رہے گا۔

یہ ثابت قدمی اور وفاداری کی آخری حد ہے کہ اپنے محبوب کے مقابلے میں بڑی سے بڑی آفت جھیل لینے میں بھی ہرگز تامل نہیں۔

۶، ۷۔ لغات - دشنہ : کٹار - خنجر

ولے : دلیک کا مخفف، لیکن، مگر۔

مشاہدہ حق : ذات باری تعالیٰ کے انوار دیکھنا۔

شرح : اگرچہ ہمارا مقصد ناز و غمزہ کا ذکر ہوتا ہے، لیکن بات چیت کرتے وقت ہم ان کے لیے کٹار اور خنجر کی اصطلاحیں استعمال کیے بغیر مطلب واضح نہیں کر سکتے۔

بیشک ذات باری تعالیٰ کے انوار دیکھنے کا معاملہ ہو، مگر جب اسے معرض بیان میں لائیں گے تو شراب اور ساغر کا ذکر کیے بغیر بات نہیں بنے گی۔

ان دو شعروں میں مرزا غالب نے یہ حقیقت انتہائی خوش اسلوبی سے واضح کی ہے کہ حقیقت کا اظہار مجاز کا لباس اختیار کیے بغیر ممکن نہیں اور جو چیزیں نظر نہیں

آتیں یا جو اس کے ذریعے سے ہم ان کا ادراک نہیں کر سکتے، انہیں مشہود و محسوس چیزوں کے رنگ میں پیش کیے بغیر دل کی کیفیت واضح نہیں ہو سکتی۔ دیکھیے ناز و غمزہ کا ذکر آٹے کا تو تشبیہ یا استعارے میں کٹار اور خنجر کہ کر کام چلائیں گے۔ حقیقت ناز و